خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات
۹- مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۵ | جمعرات- ۷ شوال- ۱۴۱۵ھ ۹ امان ۱۳۷۴ ہش ۹ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے

وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے۔ اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو اس میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۷)

کمی یا نقص کی اصلاح کرنے کی فکر کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس ہر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ تمام خوبیوں والی اور ہر قسم کے عیوب سے منزہ ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس لئے اگر کسی بھائی میں کوئی نقص نظر آتا ہے تو وہ اس کو سمجھائے اور اس کے نقص دور کرنے کی کوشش کرے لیکن اگر وہ اس پر گھبرائے گا اور بجائے اس کا نقص دور کرنے کی کوشش کرنے کے الٹا اس کا نام دہرائے گا تو اس کا نتیجہ بجز خرابی کے اور کچھ نہیں ہوگا۔

اگر کوئی توجہ کرے تو کمزوریاں ہوشیار کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ بعض لوگ زلازل اور دیگر قسم کے عذابوں پر خدا تعالیٰ کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ خدا (خدا کی پناہ) ظالم ہے مگر وہ جانتے نہیں کہ یہ ظلم نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے اس فعل میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر انسان کے سر میں جوئیں نہ پڑیں تو وہ کبھی سر دھونے کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا۔ اور گندہ ہو جاتا یا مثلاً اگر آنکھوں میں سرخی نہ پیدا ہو جاتی یا اور کوئی خرابی کی ایذائی علامت ظاہر نہ ہوتی تو انسان علاج کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا اور اندھا ہو جاتا۔ تو سر میں جوؤں کا پڑنا اور آنکھوں میں سرخی کا آنا یہ بطور آگاہی کے ہے جو بڑے نقصان سے بچانے کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر کسی انسان میں کوئی کمی اور نقص تمہیں نظر آئے تو اصلاح کی فکر کرو۔ یہ نہیں کہ معمولی معمولی باتوں پر اچھل پڑو۔ اور اسے شکستہ دل بنا کر اور کمزوریوں کا مرتکب بناؤ اس سے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہر ایک انسان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خوبیوں والی ذات تو صرف اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کو یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح مجھ میں کچھ خوبیاں ہیں اور کچھ نقص ہیں۔ اسی طرح دوسرے میں بھی کچھ نقص اور خوبیاں ہیں۔ اس کے متعلق یہ ہونا چاہئے کہ اس سے اس کی نیکیاں سیکھی جائیں اور اس کو اپنی نیکیاں سکھائی جائیں۔ پس اس طرح آپس میں ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ تمدن کی غرض بھی یہی ہے۔ جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے نہ وہ خود کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا تمدن اعلیٰ ہو۔ ایک کی مدد دوسرا کرے۔ یہ نہیں کہ معمولی معمولی باتوں پر برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جس سے قوم کے افراد کے اندر خرابی پیدا ہو۔ نقصوں سے پاک تو صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ مگر نہ ماننے والے تو خدا کو بھی نہیں مانتے اور اس میں بھی نقص نکالتے ہیں۔

پس اصلاح کا طریق یہ ہے کہ معمولی غلطیوں کو نظر انداز کیا جائے۔ اور نیک نیتی سے ان کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وہ ذریعہ بتائے جو بہتر سے بہتر اور کامیابی کے لئے یقینی ہو۔

(از خطبہ ۲۷ اپریل ۱۹۱۷ء)

سانحہ ارتحال

○ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار مورخہ ۴ مارچ بروز ہفتہ راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں چنانچہ آپ کی نعش ربوہ لائی گئی اور ۵ مارچ نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور مقبرہ بہشتی میں آپ کی تدفین ہوئی۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ آخری چند سال آپ کی صحت خراب رہی لیکن آپ نے نہایت صبر کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ نہایت مخلص، سادہ طبیعت اور غریب پرور خاتون تھیں۔

باوجود اس کے کہ آپ تحریک آزادی کشمیر کے ممتاز رہنما محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کی اہلیہ تھیں آپ نے اپنے خاوند کی طرح کبھی حکومت پاکستان یا حکومت آزاد کشمیر سے کوئی وظیفہ یا مراعات حاصل نہیں کیں اور اپنی وفات تک نہایت خاموشی اور قناعت کے ساتھ زندگی گذاری۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کو مورخہ ۲۴- فروری بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے "عفیفہ احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ جو کہ وقف نو میں شامل ہے چوہدری محمد امین صاحب ا. الصدر جنوبی ربوہ کی پوتی اور مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

☆ "بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت دو روپیہ

9 - امان ۱۳۷۴ ھش 9 - مارچ ۱۹۹۵ء

حقیقی توبہ - ایک انقلاب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"لوگوں کو توبہ کی حقیقت کا علم نہیں- توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جاوے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے- گویا دوسرے لفظوں میں وہ مرجاتا ہے- خدا کے لئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفارہ ہوتا ہے- جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے کئے ہوئے ہوتے ہیں ان کو وہ ترک کرتا ہے- عزیز دوستوں اور یاروں سے جدا ہوتا ہے- برادری اور قوم کو اسے خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے- جب اس کا صدق کمال تک پہنچ جاتا ہے تو وہی ذات پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں وہ اس کے اعمال کے کفارہ کے لئے کافی ہوں"-

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں توبہ کی حقیقت واضح کی گئی ہے- اگرچہ ہم عام طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں- اور دن میں کئی کئی بار اس بات کی خواہش کرتے ہیں- اور یہ خواہش دعا کی صورت میں ہوتی ہے- کہ اے خدا تو ہمارے گناہ بخش دے- لیکن کیا یہ حقیقی توبہ ہوتی ہے؟ کیا اس دعا کا یہ مطلب بھی ہوتا ہے کہ ہم سے جو غلطیاں پہلے سرزد ہو رہی تھیں ان کو ہم نے ترک کر دیا ہے؟ یا ہم اس دعا کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ بھی کرتے ہیں کہ ہمارا دل چاہے کچھ ہی کہے ہم کسی بدی کی طرف مائل نہیں ہوں گے- اگر ایسا ہے تو یقیناً ہماری توبہ سچی توبہ ہے اور اس کے ساتھ ہی ہماری زندگی پر ایک انقلاب وارد ہو جاتا ہے- ہم وہ نہیں رہتے جو پہلے تھے- جو کچھ ہم پہلے تھے اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ہم مرگئے ہیں- اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک نئی زندگی عطا کر دی ہے اور وہ زندگی ایسی ہے جس میں کسی بدی یا کسی گناہ کا خیال بھی نہیں آسکتا- نیکیوں کی طرف ہمارا میلان بڑھنے لگتا ہے- اور ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی نیکی ایسی نہ ہو جو ہم سے رہ جائے- بڑی بڑی نیکیوں کا تو انسان خواہش مند ہوتا ہی ہے لیکن چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرنے کو بھی ہم اپنی زندگی کے لئے لازمی سمجھیں- ایسا کرنے کے لئے ہمیں اپنی توبہ یا اس بات کی دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پہلے گناہ معاف کردے اور آئندہ گناہ کرنے کی توفیق ہی عطا نہ کرے اس خواہش کے نتیجے میں بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اور بہت کچھ اختیار کرنا پڑتا ہے- مثلاً ایسے دوست جن کی معیت میں نیکی کی طرف خیال ہی نہیں آتا تھا- ان سے جدا ہونا پڑتا ہے- اپنی برادری اور قوم جس پر یا ہمیں فخر ہوتا ہے یا جس کے ساتھ مل کر ہم اپنی طاقت کا ناجائز اظہار کرتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں- اسے بھی چھوڑنا پڑتا ہے- یہ ساری چیزیں صرف اور صرف اس صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں کہ ہم اپنی دعا میں صادق ثابت ہوں- اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری ان قربانیوں کو نوازتا ہے- ہمارے پچھلے برے اعمال کو معاف کر دیتا ہے اور آئندہ کے لئے ہمیں نیکی کی راہ پر ڈال دیتا ہے ہمارا دل نیک ہو جاتا ہے اور صرف نیکی ہی کے خیالات کے پیچھے چلتا ہے اور اپنی نجات کی منزل کو پالیتا ہے-

اپنی آگ میں جلتے رہنا کس کو راس آسکتا ہے
اطمینان کا ٹھنڈا جھونکا کب دل بہلا سکتا ہے
اپنے اوپر کے لوگوں کو حسرت سے جو دیکھے گا
جلتی بھٹی کو پھونکوں سے اور بھی دہکا سکتا ہے

ابوالاقبال

موجِ خُوں جو پاؤں سے اُٹھی ہے سر تک جائے گی
یہ تباہی ایک دن دشمن کے گھر تک جائے گی

جانے کب ہوگا اسے میری وفاؤں کا یقیں
جانے کب دل کی خبر اس بے خبر تک جائے گی

خوف نفرت سے کرو یہ مَوت ایسی مَوت ہے
بستیاں ویران کر دے گی جدھر تک جائے گی

سب اسی کے ہیں اسی کے آستاں تک جائیں گے
ہر جبیں آخر اسی کے سنگِ در تک جائے گی

یہ محبت کی کسک تو عمر بھر کا روگ ہے
عمر بھر کی بات ہے جو عمر بھر تک جائے گی

پرویز پروازی

کلجگ

دنیا ہے لوبھ کا جھنجھٹ لوبھی ہیں دن رَین
آس نراس سے بھر جاتے ہیں کنول کٹورے نَین

آنکھوں کی ہر بُوند بنی ہے آشاؤں کی جھیل
پریت لگا کر کھو بیٹھے ہیں ہم ہِردے کا چَین

میں مانگوں تو کرنوں کی جھلمل سے بھی محروم
اپنے مَن میں آئے تو بخشیش کریں کونَین

دھیرے دھیرے کانوں میں رس گھول رہے ہو تم
دُور آکاش سے دُور کہیں سے آئی چندا رَین

خون میں لَت پَت کی بھی سُن لے کوئی ہاہاکار
مَن کے گیت زباں پر آتے آتے بن گئے بَین

رستی بستی دُنیا کا محور ہے دین نسیم
لوگوں کی لادینی نے لُوٹا کلجگ کا چَین

تلاش مسلسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پھر ایک دعا ہے جو حضرت طالوت جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جد عون تھے 'ان کی دعا قرآن کریم نے محفوظ فرمائی ہے وہ جب جالوت کی فوجوں کے ساتھ مقابلے کے لئے نکلے تو جالوت کی فوجیں بہت زیادہ تھیں اور بہت طاقت ور تھیں اس کے مقابل پر حضرت طالوت کی فوج بہت مختصر تھی اور اس میں سے بھی بہت سے ایسے تھے جو ابتلاء پر پورا نہیں اتر سکے اور آخر وقت تک ساتھ نہ دے سکے۔ اس لئے جو باقی بچے وہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے' اس وقت انہوں نے ایک دعا کی (-) کہ اے خدا! ہم پر صبر نازل فرما' ہمیں صبر عطا فرما۔ (-) اور ہمارے قدموں کو مستحکم اور مضبوط کر دے۔ (-) اور ہمیں انکار کرنے والوں کی قوم پر فتح نصیب فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا ایسی تھی جسے میں نے فورا قبول کر لیا۔ (-) پس وہ جو عظیم شکست انہوں نے دشمن کو دی وہ محض اللہ کے اذن سے تھی ورنہ ان میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اتنے بھاری دشمن پر فتح یاب ہو سکتے۔

پھر قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا بھی نقشہ کھینچا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم میں باقی انبیاء کی دعائیں ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی دعائیں نہیں حالانکہ بہت سی دعائیں جن میں نام نہیں لیا گیا اور بعض ایمان والوں کی دعائیں بتائی گئی ہیں وہ دعائیں وہ ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ اور آپؐ کے ساتھیوں کی دعائیں تھیں اور بہت سی ایسی دعائیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے خود آپ کو مخاطب کر کے سمجھائیں کہ یہ دعا مجھ سے کیا کرو۔ یہ ساری دعائیں قرآن میں محفوظ ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی دعائیں ہیں جن کا قرآن میں تفصیل سے ذکر نہیں ملتا لیکن مضمون موجود ہے ان دعاؤں کا (اللہ نے چاہا تو) بعد میں ذکر کروں گا۔ ایک دعا یہ بتائی (-) دیکھو! محمد رسول اللہ خدا تعالیٰ کی ہر اس چیز پر ایمان لے آئے' ہر اس بات پر ایمان لے آئے' ہر اس حکم پر ایمان لے آئے جو ان کی طرف نازل کی گئی اور ان کے ساتھ ہی ان پر ایمان لانے والے بھی خدا کی کامل وحی پر ہر طرح سے ایمان لے آئے۔ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل چل کر جن جن باتوں پر وہ ایمان لاتے گئے آپؐ کے صحابہ آپؐ کے غلام بھی ان باتوں پر ایمان لاتے چلے گئے۔ (-) یہ سب کے سب وہ ہیں جو اللہ پر بھی ایمان لائے' ملائکہ پر بھی ایمان لائے اور کتابوں پر بھی ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے رسولوں پر بھی ایمان لائے اور یہ اقرار کیا۔ (-) کہ جہاں تک وحی کی عظمت کا تعلق ہے' جہاں تک تیرے فرمان کے احترام کا تعلق ہے ہم کسی بڑے چھوٹے رسول کی وحی میں فرق نہیں کریں گے۔ جو حکم تیری طرف سے آئے گا وہ کسی طرح ہم تک پہنچے خواہ بڑے رسول کے ذریعہ پہنچے یا چھوٹے رسول کے ذریعہ پہنچے ہم تو تیرے حکم پر نگاہ کرنے والے ہیں اس لئے جہاں تک وحی کے احترام کا تعلق ہے اس میں ہم کوئی فرق نہیں کریں گے۔ کوئی رسول زیادہ قابل احترام ہے اور کوئی رسول کم قابل احترام ہے اس بحث میں نہیں پڑیں گے اور پھر (-) اے خدا! ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کر دی یعنی جو کچھ ہم نے سنا اس سب پر ہم ایمان بھی لائے اور ہم اطاعت کے لئے حاضر ہو گئے اور عمل کرنا شروع کر دیا۔ (-) اس لئے اب ہم تجھ سے بخشش کا حق مانگتے ہیں' بخشش کی توقع رکھتے ہیں تو ہم سے بخشش کا سلوک فرمانا۔ دیکھئے اس میں بھی کتنا انکسار ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھی جس کیفیت کے ساتھ خدا کی وحی پر ایمان لائے کبھی دنیا میں کوئی قوم ایسی پیدا نہیں ہوئی جس نے اس شان کے ساتھ اس خلوص کے ساتھ اس طرح مضمون کی باریکیوں کو سمجھتے ہوئے خدا کے نبی کی وحی پر ایمان لایا ہو مگر یہ لوگ' محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھی اس وحی پر اس کامل شان کے ساتھ ایمان لے آئے اور پھر خدا کے سب رسولوں پر' فرشتوں پر' کتابوں پر' سب پر ایمان لانے کے بعد پھر اپنا یہ دستور بنا لیا کہ سنا اور اطاعت شروع کر دی اور مقابل پر خدا سے کیا مانگا۔ (-) اس کے باوجود ہم کسی چیز کے مستحق نہیں' ہم جانتے ہیں کہ یہ سب توفیق تیری دی ہوئی ہے' ہاں بخشش کی توقع رکھتے ہیں کہ ہم سے جو کمزوریاں ہو جائیں غفلتیں ہوں تو ہم سے بخشش کا سلوک فرما (-) اور ہم نے آخر تیرے پاس پہنچنا ہے۔ کوئی مفر نہیں ہے۔ لازما" ہم سب آخر تیرے حضور پہنچیں گے۔ (-) فرمایا ہاں میں جانتا ہوں کہ تم میں مختلف لوگوں کو میں نے مختلف توفیق عطا فرمائی ہے۔ کسی کو زیادہ طاقتیں دی ہیں' کسی کو کم طاقتیں دی ہیں۔ چونکہ میں نے طاقتیں دی ہیں میں تم سے تمہاری طاقتوں کے مطابق سلوک کروں گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے ان کی طاقتوں کے مطابق اور ان کے غلاموں سے درجہ بدرجہ' صدیقوں سے صدیقوں کے مطابق' شہداء سے شہداء کے مطابق صالحین سے صالحین کے مطابق (-) قانون یہ ہے کہ جو کچھ بھی نیکی تم سے سرزد ہو جائے گی' یا ان لوگوں سے' اس نیکی کی میں جزاء ضرور دوں گا مگر بدی کے متعلق احتیاط کر لوں گا کہ نیت اور پختہ نیت کا دخل ہو۔ جان بوجھ کر عمدا کی گئی ہو (-) میں واضح نیت اور ارادے کا معنی پایا جاتا ہے تو دیکھئے یہ بھی کتنا احسان اور مغفرت کا سلوک ہے (-) فرمایا ہاں غفران کا سلوک کروں گا اس طرح کہ نیکی تم سے راہ چلتے اتفاقا بھی ہو جائے تو میں کہوں گا کہ تمہارے حساب میں لکھ لی جائے۔ اور فرشتے تمہارے حساب میں لکھ لیا کریں گے لیکن بدی کے متعلق احتیاط کا حکم دوں گا کہ دیکھنا اس کی نیت تھی کہ نہیں۔ ارادہ تھا کہ نہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا۔ (-) ہم نے جو اس سے مغفرت کا سلوک فرمایا تو ہم نے خوب ٹٹول کے دیکھا' اس کی نیت میں عزم نہیں پایا جاتا تھا۔ ٹھوکر کھائی تھی۔ غفلت ہو گئی تھی (-)

پھر وہ دعا بتائی اور تفصیل کے ساتھ اس دعا کا ذکر فرمایا جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے شاگرد" آپؐ کے غلام" آپؐ کے صحابہؓ ہمیشہ خدا کے حضور گریہ وزاری سے کیا کرتے تھے۔ (-) اے خدا! (-) ہرگز ہمارا مواخذہ نہ فرمانا (-) اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے اور غلطی کر دیں تو اس کا تو کوئی کھاتہ ہی نہ رکھنا۔ اسے شروع سے ہی صاف کر دینا کہ ٹھیک ہے' یہ کسی شمار میں نہیں ہو گی۔ پھر (-) اے خدا! جہاں تک اس (بوجھ) کا تعلق ہے جو تو نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا وہ ہم پر ڈالنا ہی نہ۔

"اصر" اور "حمل" دو مضمون ہیں جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ "اصر" سے متعلق لغوی تحقیق یہ ہے۔ (-) کسی چیز کو توڑا' مروڑا' روکا۔ کوئی چیز اتنا بڑھ گئی مثلاً درخت کی شاخیں کہ آپس میں گنجلیں پڑ گئیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کو خراب کرنے لگ گئیں۔ (-) لوگ زیادہ ہو گئے اصر اس رسی کو بھی کہتے ہیں جو سڑک پر ٹول وصول کرنے کے لئے لگائی جاتی تھی۔ آجکل بھی گیٹ (Gate) لگتے ہیں۔ یعنی وہ رسی جو گاڑیوں کو موٹروں کو' گدھے گاڑیوں کو' اس زمانے میں تو گھوڑے اور خچر وغیرہ ہوا کرتے تھے تو ان کو روکنے کے لئے ہوتی تھی کہ اپنا ٹیکس دے کر جاؤ تو یہ سارے مفاہیم ہمیں بتاتے ہیں کہ اس دعا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم پر کوئی ایسی شریعت نہ نازل فرمانا۔ بوجھ سے مراد بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا کی طرف سے پابندیاں ہیں' ہرگز یہ مراد نہیں مراد یہ ہے کہ ہم پر ایسی پابندیاں نہ لگانا جن پابندیوں کو برداشت نہ کر کے پرانے لوگوں کی کمریں ٹوٹ گئیں اور وہ منہدم ہو گئے اور ایسی پابندیاں نہ لگانا جو تو نے تو کم لگائی تھیں لیکن رفتہ رفتہ لوگوں نے بڑھانی شروع کر دیں اور سیدھے سادے دین کو گنجلک بنا دیا۔ چنانچہ وہ جو قرآن کریم میں دوسری جگہ آتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ لوگوں سے ان کے اصر دور فرماتا ہے۔ جن بوجھوں میں مبتلا ہوئے ہیں' جو زائد رسم و رواج ان کے گلوں کے طوق بن گئے ہیں وہ ان سے ان کو رہائی دلاتا ہے تو یہ وہ مضمون ہے کہ ہمیں ایسے لوگوں کے رستے پر نہ چلانا جن کی تعلیمات ان کے لئے رفتہ رفتہ اصر بن گئیں۔ اس میں اضافے ہونے شروع ہو گئے' رسم و رواج پیدا ہو گئے۔ ایسی مشکل بنا دی گئیں۔ کہ پھر ان پر عمل نہیں ہو سکتا تھا اور پھر ایسے بھی لوگ تھے جن کی تعلیمات رفتہ رفتہ ٹیکس کی وصولی کی طرح بوجھل اور قابل نفرت بن گئیں۔ جب ان سے ان تعلیمات پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا جاتا تھا تو سننے والے یہ سمجھتے تھے کہ یہ کیا مصیبت ہے (-)

تو دیکھیں کتنی اچھی دعا سکھا دی۔ فرمایا اے خدا تیری تعلیم کو تو ہم قبول کریں گے لیکن ہم تجھ سے کچھ گزارشات کرتے ہیں۔ ہم ہر چیز پر ایمان لے آئے۔ یہ عہد کر بیٹھے ہیں جو سنیں گے اس کی اطاعت کریں گے لیکن اب ہمارے ساتھ ذرا ایک Code of Contact طے ہو جائے۔

باقی صفحہ ۶ پر

آپ کا خط ملا

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں :-

آج ۲۸- فروری ۹۵ء کے الفضل میں امتہ السلام اختر صاحبہ کی وفات کی اطلاع شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے کہ آپ آل انڈیا لجنہ اماء اللہ کی تقسیم ہند سے پہلے جنرل سیکرٹری رہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے دینی تعلیم حاصل کی سب سے پہلے گروپ نے جو دینیات کلاسز کے اجراء کے بعد داخلہ لیا اس میں آپ شامل تھیں اس کا تین سالہ نصاب تھا اس میں پڑھا اور اپنے علم سے فائدہ پہنچانے کے لئے مضامین لکھتی رہیں اور ۳ سالہ نصاب سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کے ساتھ بطور نائبہ سیکرٹری کے کام کیا۔ جنرل سیکرٹری تو حضرت ام طاہر احمد صاحبہ خود تھیں امتہ السلام اختر صاحبہ نے مصباح کے معیار کو بلند کرنے کی بھی کوشش کی۔ اور کاموں میں بھی حصہ لیتی تھیں مگر جنرل سیکرٹری نہیں تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر

بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کے بارہ میں والدین کو ابھی سے سنجیدہ ہو جانا چاہئے۔ بچپن کا زمانہ اصل تربیت کا زمانہ ہے۔ بچے کے مستقبل کا انحصار اسی دور کی تربیت پر ہے۔ جب بچے کی عمر دو یا تین سال ہو جائے تو یاد رکھیں اب آپ کا سامنا ایک حقیقی شخصیت سے ہے اب ارد گرد کے ماحول کو اس نے اپنے دماغ پر تحریر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس دو تین سال کے عرصہ میں آپ بچے کے متعلق بہت کچھ جان چکے ہیں۔ اب یہ بڑھے گا اور نشوونما پائے گا۔ اس کی تربیت اس کے مزاج کے مطابق کریں۔ اگر اسے اعلیٰ کردار کا مالک سچا انسان بنانا چاہتے ہیں تو پہلے خود اپنے گھر کے ماحول کو سچا اور کھرا بنائیں۔ بچہ شروع میں نقال کی طرح ہوتا ہے وہ بڑوں کی نقل کرتا ہے لیکن یاد رکھیں یہ نقل کرنا عارضی نہیں ہوتا بلکہ اس کے آئندہ مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

بچوں کی بعض عادتیں ہوتی ہیں جو خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کے متعلق فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں مثلاً بچے کا بوتل سے دودھ پینا۔ گھٹنوں کے بل چلنا وغیرہ۔ ایسی بہت سی عادتیں اس دور میں وہ اختیار کرے گا لیکن اکثر خود بخود ختم ہو جاتی ہیں یہ ایک قدرتی نظام ہے۔ اس کے لئے کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ لیکن بعض ایسی عادتیں اور باتیں ہیں جو کہ آپ نے کرنی ہیں جو خود بخود دور نہیں ہوتیں بلکہ آپ کی توجہ کی محتاج ہوتی ہیں۔

بعض بچوں کی ادائیں بہت پیاری اور معصومانہ ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر ماں باپ نماز ادا کر رہے ہیں تو پہلے تو بچہ ان کو غور سے دیکھے گا۔ ایک دو دن میں جب بار بار اس عمل کو دیکھے گا تو پھر وہ بھی منہ کو آہستہ آہستہ ہلائے گا جیسے کچھ پڑھ رہا ہے پھر سجدہ کرے گا۔ پھر آپ کی طرف دیکھے گا۔ اس وقت تو اس کی حوصلہ افزائی کریں اس کو یہ چیز اچھی لگے گی اور اس کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ یہ چیز اس کے خون میں راسخ ہوتی جائے گی۔

بچوں کی تربیت کسی قاعدہ یا اصول کے مطابق نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ خود اندرونی طور پر مطمئن اور پر اعتماد ہوں کیونکہ بچوں کے متعلق گہرے مطالعہ اور تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچے اسی وقت بہترین طریقے پر پرورش پا سکتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کے درمیان رہیں جو ذہنی الجھنوں سے دوچار نہ ہوں۔ کیونکہ بچہ اگر الجھے ہوئے اور نفسیاتی ماحول میں پرورش پائے گا تو اس کی شخصیت پژمردہ اور پیچیدہ ہوگی۔

بچوں کی تربیت اور پرورش شروع سے ہی نفسیاتی طور پر رجحان سمجھ کر کریں اور درج ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں۔

ا۔ خود مختاری:۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوگا وہ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو آزمانے کی کوشش کرے گا۔ اور اشیاء پر ملکیت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ مثلاً فلاں شے میری ہے ابو امی میرے ہیں وغیرہ بچے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اصل میں بچہ خود اعتماد اور پر یقین ہونا چاہتا ہے۔ اسے آپ ہونے دیں۔ جو بچہ دبا دبا سا رہتا ہے آگے جا کر اس کی طبیعت خطرناک بن سکتی ہے۔

۲۔ چلنے پھرنے کا زمانہ:۔ دیکھا گیا ہے کہ بچہ بعض دفعہ پہلے سال کے آخر پر چلنا شروع کر دیتا ہے لیکن بعض بچے بارہ۔ چودہ' سولہ ماہ یا اس سے زیادہ دیر میں چلنا شروع کرتے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس عمر میں وہ چلتا ہے گرتا ہے کوئی بھی چیز اسے اس حرکت سے باز نہیں رکھ سکتی۔ بچے کو بالکل آزاد چھوڑ دیں وہ اس قدرتی مرحلے کو خود طے کرے گا۔ جب بچہ تیز قدم اٹھانے کے قابل ہو جائے تو اب آپ کی ذمہ داری شروع ہوگی۔ اسے جوتے پہنائیں کیونکہ اب آپ کے بچے کا پاؤں تیزی سے بڑھے گا۔ جب بچہ خوب جما کر قدم رکھنے لگے تو اس وقت اسے ایسے کھلونے دیں جو اسے مزا دیں مثلاً کھلونا نما گاڑی جس کے ساتھ ہینڈل بھی ہو وہ بہت عمدہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس عمر میں بچے کسی چیز کو کھینچتے ہوئے شور مچاتے ہوئے بہت پسند کرتے ہیں۔

۳۔ نئی اشیاء اور بچہ:۔ جب آپ بچے کو اپنے سامنے چلتا دوڑتا دیکھیں گے تو ایک خوشی محسوس ہوگی۔ لیکن ساتھ کچھ پریشانیاں پیدا ہوں گی۔ اب اس کی دسترس سے کوئی چیز محفوظ نہیں رہے گی۔ وہ ہر چیز حاصل کرنے کی کوشش کرے گا ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھے گا۔ اس مرحلہ پر آپ اسے روکنا پسند نہیں کریں گے۔ یہ اس کی ابتداء ہے اب آپ کے بچے کو یہ جاننا ہے کہ دنیا کیسی ہے۔ یہ بچے کے نکتہ نظر کی بنیاد ہے۔ اس کی راہنمائی کریں تاکہ اس کا ذہن تیز ہو سکے۔ بچے کو ہر وقت ٹوکنا اچھا نہیں۔ آپ نئی اور قیمتی اشیاء اس کی دسترس سے دور کر دیں۔ اس طرح آپ بار بار سمجھانے اور ٹوکنے سے بچ جائیں گے۔ بچے میں خود اعتمادی پیدا ہونے دیں خود اعتمادی کا احساس کسی بھی خوبصورت گلدان سے زیادہ قیمتی ہے۔

۴۔ وقت پر کھانا اور غذا:۔ کوشش کریں کہ بچے کو وقت پر شیڈول کے مطابق کھانا دیں کیونکہ یہ عمر ہے جب اس کی قدرتی نشوونما ہو رہی ہے۔ وقت پر غذا اس کے جسم میں مضبوطی پیدا کرے گی دوسرے لگاتار اس کی پرورش ہوتی رہے گی اور وہ مختلف بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

کھانا کھانے کے دوران بچے کو کھیلنے دیں اگر وہ تھوڑا بہت کھانا ضائع بھی کرتا ہے تو کرنے دیں۔ سب سے اہم چیز آپ کا رویہ ہے ان تین سالوں کے دوران آپ اپنے بچے کو مختلف قسم کی غذاؤں سے متعارف کروائیں گے۔ بچے کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں نئی غذائیں دیں۔ اگر آپ کا بچہ دودھ نہیں پیتا تو اسے ایسی غذائیں دیں جو دودھ کی کمی کو پوری کر سکیں۔ مثلاً شوربہ۔ پڈنگ و پنیر وغیرہ۔ اگر وہ کوئی سبزی ناپسند کرتا ہے تو اس کے وٹامن کسی اور طریقے سے دیئے جا سکتے ہیں۔ کسی ایک غذا کو مسئلہ نہ بنائیں کیونکہ یہ تو انسانی فطرت کا عین تقاضا ہے کہ وہ کچھ چیزوں کو ناپسند کرے۔ بچے کو اس کی پسند اور خواہش کے مطابق غذا دیں۔ بچے کو اتنا ہی کھلائیں جتنا وہ شوق سے کھائے۔ آپ کا مثبت۔ معقول اور پر اعتماد رویہ آپ کے بچے کو خوش دلی کے ساتھ کھانا کھانے میں مدد دے گا۔

۵۔ کپڑے:۔ بچے کو صاف ستھرے اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنائیں۔ تنگ کپڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ یہ بات بچے کی شخصیت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

۶۔ آپ کا رویہ:۔ اس عمر میں بچہ محبت' پیار اور شفقت کا پیاسا ہوتا ہے بچے کو بچہ سمجھئے اور خود بھی بچے بن کر اس سے حسن سلوک کریں۔ آپ کو مثبت رد عمل حاصل ہوگا۔ جب آپ بچے سے پیار اور نرمی سے پیش آئیں گے تو بچے کی نظر میں آپ کے لئے عقیدت اور پیار ہوگا۔ وہ آپ کو اپنا ہمدرد اور دوست سمجھے گا۔ اس عمر میں بچہ شرارتیں بھی کرے گا تنگ کرے گا کیونکہ یہ اس اس کی فطرت کی پہچان ہے۔ غیر ضروری پابندیوں اور ٹوکنے سے پرہیز کریں۔ بچے کے متعلق "بڑا" بن کر نہیں بلکہ بچہ بن کر سوچیں۔

۷۔ گھریلو ماحول:۔ گھریلو ماحول بچے کے مستقبل پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ بچے کی خاطر گھر کے ماحول کو ہر طرح سے صاف ستھرا رکھیں چھوٹے چھوٹے جھگڑے یا بات بات پر کشیدگی پیدا کرنا یہ سب باتیں معصوم فطرت کی راہ کی تعین کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن آپ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ جو اولاد بڑی ہو کر نافرمان ہو جاتی ہے اگر اس پر دقیق انداز میں غور کیا جائے تو اس کی جڑیں خود والدین نے بچپن میں مضبوط کر دیں۔ گھریلو ماحول کے معاملہ میں لاپرواہی کی۔ پس سچ کو پروان چڑھائیں خود بھی سچے بنیں تا گھر میں سچ پرورش پائے۔

۸۔ تعلیم و تربیت:۔ مذکورہ باتیں تو بچے کی پرورش کے دور کی تھیں۔ یعنی ایک سے تین سال کے سفر تک کی۔ اب وہ دور شروع ہوگا جس میں آپ کو سنجیدہ ہونا پڑے گا۔ اب بچے کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔ اب بچہ کیوں اور کیا کے سوالات کرے گا اب آپ کا کام ہے کہ اسے صحیح صحیح جوابات دیں۔ اس کے دماغی کمپیوٹر کو Feed کریں۔ بچے کی فطرت پاک اور معصوم ہوتی ہے اسے جو دیں گے وہ قبول کرے گا۔ سب سے پہلے اسے پیدا کرنے والی ہستی کا پتہ دیں یعنی اللہ کی پیاری ذات کا۔ اسے بتائیں کہ یہ جو آسمان پر پیارا سا چاند ہے یہ اللہ میاں نے بنایا ہے۔ جو اس کے ہاتھ میں پھل ہیں مثلاً کیلے۔ سنگترے اور آم وغیرہ اللہ میاں نے پیدا کیئے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی اڑتی چڑیاں یہ رنگ برنگے طوطے یہ پیاری پیاری مرغیاں یہ سب کچھ اللہ نے بنائی ہیں جب آپ ان موٹی موٹی باتوں سے بچے کو متعارف کروائیں گے تو اس کا تجسس اور جاگے گا۔ پھر وہ آپ سے دوسری اشیاء کے متعلق سوالات کرے گا جب یہ وقت آئے تو سمجھ لیں آپ نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔

اب اسے دنیا کے سب سے پیارے۔ معصوم اور مطہر انسان آنحضرت ﷺ سے متعارف کروائیں جب وہ اللہ کی ذات کے متعلق کچھ جان جائے گا تو لازمی بات ہے کہ اس کے پیارے بندے کے متعلق عقیدت اور پیار اس کے خون میں شامل ہو جائے گا۔

اس کی پیاری پیاری انگلی پکڑ کر اسے نماز کے لئے بیت الذکر کی طرف لے چلیں۔ اس کے بعد آپ نے اسے قرآن کریم جیسی مقدس کتاب سے متعارف کروانا ہے۔ ان باتوں کے بعد ایک اہم اور ضروری شے سچ ہے جو کہ اس عمر میں لازمی بچوں کو سکھایا جائے۔ سچ کے متعلق اسے اتنا سبق دیا جائے کہ اسے سچ سے محبت ہو جائے اور جھوٹ کے متعلق اتنی نفرت دی جائے کہ وہ جھوٹ سے بے زار ہو جائے۔ یاد رکھیں مذاق میں بھی جھوٹ کے قریب نہ جائیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کے نام

ایک خط جو فرنٹیئر پوسٹ میں ۲۲۔فروری ۱۹۹۵ء کو شائع ہوا

اختلافات کو کس طرح حل کیا جاسکتا ہے

یہ ایک اچھی بات ہے کہ مشرق وسطیٰ کے چار بڑے حسنی مبارک، شاہ حسین، یزک رابین اور یاسر عرفات قاہرہ میں ملے۔ اگرچہ رپورٹوں میں تو یہ کہا گیا ہے کہ بڑے بڑے مسائل حل نہیں کئے جا سکے۔ پھر بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کچھ نہ کچھ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اس قسم کے سربراہی اجلاس ضرور ہوتے رہنے چاہئیں۔ کیونکہ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہیں اور آخر کار کسی فیصلہ پر پہنچنے کے قابل ہو سکیں۔

یہ بات خوشکن ہے کہ وہ مل بیٹھے اور آپس میں گفت و شنید کی اور کم از کم ان کو یہ پتہ چلا کہ ان میں سے ہر ایک کیا چاہتا ہے۔ اور ہر ایک کے خیال میں کس چیز کی کمی ابھی باقی ہے۔ درحقیقت اسی قسم کے سربراہی اجلاس ہی دنیا کے مسائل کو حل کرنے میں ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔

نسیم سیفی

ایک خط جو نیوز انٹرنیشنل میں ۲۳۔ فروری کو شائع ہوا

ڈش کے خلاف جہاد

ساہیوال کے ہارون الرشید صاحب کا خط' جو آپ کے موقر روزنامہ کی ۳ فروری کی اشاعت میں شائع کیا گیا' کے سلسلے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی تشویش قابل تعریف ہے۔ ان کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ڈش انٹینا کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل میں ناپسندیدہ باتیں رواج پا رہی ہیں یہ نوجوان ڈش انٹینا کی مدد سے تمام دنیا کے ہر قسم کے پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔

لیکن میں اس بات میں ان سے اتفاق نہیں کرتا کہ اس کا حل ڈش انٹینا کے امتناع میں ہے۔ نئی ایجادات جو کہ وجود میں آ رہی ہیں ان کا اس طریقہ پر مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آج ڈش انٹینا پر پابندی لگا بھی دی جائے تو ہو سکتا ہے کہ کل کو نئی آنے والی حکومت اس امتناعی حکم کو واپس لے لے۔ اس صورت حال کے علاوہ یہ بھی تو سوچئے کہ موجودہ زمانہ مقابلے کا ہے۔ ہمیں سیٹلائٹ پر دکھائے جانے والے گندے پروگراموں کے مقابلہ میں اپنے نوجوانوں کو ان سے بہتر پروگرام دینے چاہئیں۔

جہاں تک سعودی عرب اور ایران میں ڈش انٹینا پر پابندی کا تعلق ہے وہ لوگ جو ان ممالک میں گئے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ ڈش انٹینا پر مکمل پابندی کا نفاذ کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکا۔ ان ممالک میں امراء کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے بے شمار لوگوں نے اپنے گھروں میں ڈش انٹینا لگائے ہوئے ہیں۔ اور کوئی بھی ان کو روک نہیں سکا۔

تاہم ان کی یہ تجویز کہ اسلامی ممالک سیٹلائٹ پر وقت حاصل کریں اور اس وقت میں مذہبی پروگرام دکھائے جائیں' بظاہر بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ہارون الرشید صاحب کو اس بات کا علم ہے یا نہیں کہ احمدیہ جماعت لندن نے اپنی جماعت کے لوگوں کے لئے بالکل یہی کام کیا ہے۔ دوسروں کو چاہئے کہ وہ اس مثال کی پیروی کریں اور نوجوان نسل کو اس برائی سے بچائیں۔

نسیم سیفی ربوہ

فرنٹیئر پوسٹ کا ایک اداریہ

وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ماضی قریب میں اہانت رسول کے ایک مقدمہ میں دیئے گئے فیصلہ پر حیرت اور دکھ کا اظہار کیا۔ اگرچہ اسی موقعہ پر انہوں نے عدالتوں کی خودمختاری اور ان کے اختیارات پر بھی زور دیا۔ اس فیصلہ کے مطابق دو ملزمان جن میں ایک چودہ سالہ لڑکا بھی شامل ہے کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ جس طرح وزیر اعظم نے بھی توجہ دلائی ہے پاکستان ایک بین الاقوامی معاہدہ پر دستخط کر چکا ہے جس میں بچوں کو اس قسم کی سزا دینے کی ممانعت کی گئی ہے۔

اس کا دوسرا پہلو جو تشویش ناک ہے وہ یہ ہے کہ اس فیصلے کو غلط وقت پر صادر کیا گیا ہے ہندوستان اس کو پاکستان کے بچوں اور اقلیتوں کے بارے میں غیر حسیاتی رویے کے طور پر پیش کرے گا (کیونکہ دونوں ملزمان مسیحی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں) اور مزید یہ ایسے وقت میں دیا گیا ہے جبکہ پاکستان انسانی حقوق کے کمیشن کے اجلاس میں جو جنیوا میں ہو رہا ہے۔ کے سامنے بھارت کی طرف سے کشمیر میں کی جانے والی زیادتیوں کی طرف توجہ مبذول کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آیا ہندوستان اس بارے میں کچھ اقدام کرتا ہے یا نہیں ابھی دیکھنے والی بات ہے۔

لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ قطع نظر اس خاص فیصلہ کے' جو امتیاز اور غیر رواداری اقلیتوں سے روا رکھی جاتی ہے اور خاص طور پر جب ملکی قانون بھی اس میں ممد ثابت ہوتا ہو' تو یہ بات کشمیر اور ہندوستان کے سلسلے میں ہمارے کیس کو کمزور کر دیتی ہے۔ برطانیہ نے پہلے ہی اس فیصلہ پر احتجاج کر دیا ہوا ہے۔

بہرحال اس صورت حالات کا مثبت پہلو یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پھر حکومت کی توجہ اس بات پر مرکوز ہو گئی ہے کہ اس قانون میں مناسب تبدیلی کی جانی چاہئے۔ اور مزید یہ کہ یہ کام بغیر کسی تاخیر کے ہو جانا چاہئے۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کا آسانی سے غلط استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور علاوہ اس بات کے کہ اس کا آسانی سے غلط استعمال کیا جا سکتا ہے یہ قانون غیر رواداری کے ماحول کو بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ جب بھی اس قسم کا الزام کسی پر لگایا جائے۔ چاہے اس کے پیچھے الزام لگانے والے کا مقصد و مدعا کچھ ہی ہو لوگ اس معاملے میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے پر ہمیشہ مائل رہتے ہیں۔ ایک موقعہ ایسا آیا تھا جب حکومت نے اس قانون میں کم از کم دو تبدیلیاں لانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔

پہلی تبدیلی یہ زیر غور تھی کہ کسی ملزم کو گرفتار کرنے سے پہلے اور اس کے خلاف کیس رجسٹر کرنے سے پہلے پولیس کو مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ دوسری تبدیلی یہ تھی کہ کسی پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگائے جانے کو ایک جرم تصور کیا جائے جس کی سزا سات سال تک ہو سکتی ہو۔

اس سلسلے میں کوئی پیش رفت اس لئے نہ ہو سکی کہ حکومت نے محسوس کیا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اس کے مخالف مذہبی سیاسی گروپ اس پر الزام لگائیں گے کہ اسے اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔

بہرحال اب حکومت کو اس معاملے میں ضرور کچھ کرنا چاہئے۔ اسے لوگوں کو اس سلسلے میں میڈیا کے ذریعے آگاہی مہیا کرنی چاہئے کہ کس طرح سے یہ قانون ذاتی درپردہ مقاصد اور مفادات کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

وزیر اعظم نے یہ بتایا ہے کہ وہ مولانا فضل الرحمان جو کہ ج۔ یو۔ آئی (ایف) کے سربراہ ہیں کے ساتھ اس مسئلہ پر بات کر رہی ہیں۔ اور مولانا فضل الرحمان اس قانون میں ضروری ترامیم کرنے کے حق میں ہیں۔ ان ترامیم میں کم از کم وہ دونوں تبدیلیاں جو چند مہینے پہلے زیر غور تھیں ضرور شامل ہونی چاہئیں اور قانون کو اس طرح تبدیل کیا جانا چاہئے کہ اس کا انتہائی غلط استعمال روکا جا سکے۔ اور یہ کام اگر ممکن ہو تو دوسرے مذہبی سیاسی گروپوں کی مدد سے کیا جانا چاہئے جو حکومت کے ساتھ اتحادی ہیں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان کی مخالفت کے باوجود بھی ایسا کر دیا جانا چاہئے

دریں اثنا حزب مخالف کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ اس خواہش کو دبائے کہ اس مسئلہ سے سیاسی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اور اس کی بجائے اس قانون کو انصاف کے زیادہ قریب لانے میں حکومت کی مدد کرے۔

(فرنٹیئر پوسٹ مورخہ ۱۵۔ فروری ۹۵ء)

انگریزی اخبار ڈان کے ۲۶۔ فروری ۱۹۹۵ء کے شمارے میں جمیل احمد بٹ (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

آپ کے اس ایڈیٹوریل جس میں آپ نے مذہبی جوش والے لوگوں کے ایک حصے کی اس بات پر مذمت کی ہے کہ وہ بلاسفیمی کیس میں وکیل اور عدالت کو ڈراتے دھمکاتے ہیں (ڈان فروری ۱۹) کو سب ہوش مند پاکستانی اچھی نظر سے دیکھیں گے اور اس کی حمایت کریں گے۔ آپ نے یہ کہا ہے کہ یہ غلط کار لوگ ہیں تو تھوڑے لیکن ان کے آواز بہت بلند ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان چند لوگوں کو جو اقلیت میں ہیں اکثریت کی قسمت سے کھیلنے کا موقع دینے کا کون ذمہ دار ہے۔ شائد اس کا الزام سب پر عائد ہوتا ہے۔ شائد یہ ہمارے ہی طریقہ کار کا نتیجہ ہے اور جب تک سب لوگ اکٹھے ہو کر ایسے واعظوں اور متعصب لوگوں کو جو رواداری کے خلاف وعظ کرتے ہیں مقابلہ نہ کریں گے حالات جوں کے توں رہیں گے۔ ہمارا معاشرہ اسی افسوس ناک کیفیت سے دو چار رہے گا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ظلم کا شکار ہو جائے گا۔

☆ "بچپن ہی سے ان (واقفین نو) بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مشرقی ایشیا میں امریکہ کی فکر و تشویش

دنیا کی واحد سپر طاقت بننے کے بعد امریکہ کو دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنی ترجیحات میں تبدیلی لانی پڑی ہے۔ سابق سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ اور کئی ریاستوں میں تقسیم ہونے کے بعد مشرقی یورپ کے ممالک میں امریکہ کو اپنی فوجوں کی ماضی کی سی تعداد میں ضرورت نہ تھی کیونکہ سابق سوویت یونین کی جو افواج مختلف مشرقی یورپی ممالک اور مشرقی جرمنی میں تعینات تھیں ان کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ اس طرح سے گویا دنیا کے بہت سے علاقوں میں امریکہ اپنی فوجوں کی تعیناتی کی ذمہ داری سے آزاد ہو گیا۔

کیمونزم کے خطرے سے آزادی کے بعد افغانستان بھی امریکہ کی دلچسپی کے دائرے سے باہر ہو گیا۔ اور افغانستان کی امداد کرنے والے ممالک بھی امریکی توجہ سے دور ہٹائے گئے۔

اب دنیا کے کسی خطے میں اگر کسی نہ کسی رنگ میں کیمونزم یا کوئی بڑی طاقت باقی ہے تو وہ چین ہے۔ چین بظاہر کیمونزم کا علم بردار ہے لیکن اس کی اقتصادیات میں بہت پہلے سے تبدیلیاں آچکی ہیں اور اقتصادی میدان میں چین کا نظام مغربی دنیا کے نظام کے قریب تر آچکا ہے عوام کو بہت سی اقتصادی آزادیاں حاصل ہیں۔ لیکن چین میں جمہوریت نہیں ہے۔ عدالتیں مغربی دنیا کی طرح آزاد نہیں ہیں۔ اخبارات حکومت کے خلاف کھل کر نہیں لکھ سکتے۔ ریڈیو ٹی وی مغربی رنگ میں رنگین نہیں ہیں۔ یعنی سرکاری قبضے میں ہیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو چین کی دنیا کا ایک آمرانہ نظام کا نظارہ پیش کرتی ہیں امریکہ اور مغربی دنیا نے چین میں جمہوریت پسندوں کی بغاوت کرانے کی کوشش بھی کی مگر چین کی حکومت نے اسے سختی سے کچل کر رکھ دیا۔

یہ ساری باتیں وہ ہیں جو امریکہ کو چین سے غافل نہیں کر سکتیں امریکہ نے روس کے اردگرد کے ممالک سے اپنی افواج میں کمی کر دی ہے یا بالکل ہی ختم کر دی ہے لیکن تازہ ترین امریکی فیصلے کے مطابق چین کے اردگرد کے ممالک میں امریکی افواج بدستور قائم رہیں گی۔

☆ ○ ☆

ایران کے خلاف امریکی الزامات

امریکہ نے کہا ہے کہ ایران نے خلیج فارس کے دہانے پر جہاں سے تیل کی بیشتر عالمی رسد لے جانے والے جہاز گزرتے ہیں ' طیارہ شکن میزائل اور توپ خانہ تعینات کر رکھا ہے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق امریکہ کے جوائنٹ چیف آف سٹاف کے چیئرمین نے کہا کہ ایرانیوں کو میزائل لانچر زیر رکھتے اور توپ خانے کو آگے بڑھانے کی پوزیشنیں کرتے دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ایران حکمت عملی کے لحاظ سے اہم گزرگاہ میں ٹریفک روکنے کا اہل ہونا چاہتا ہو۔

صدر کلنٹن نے اس پر کہا ہے کہ ہمیں بلاوجہ محتاط ہونے کی ضرورت نہیں ہے تاہم صورت حال کا انتہائی غور سے جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اگرچہ امریکی عہدیدار نے یہ نہیں بتایا کہ میزائلوں کی تنصیب کن جزائر پر ہوئی ہے لیکن واشنگٹن میں عام تاثر یہی ہے کہ یہ تنصیب ان جزائر پر ہوئی ہے جو پہلے ہی سے متنازعہ ہیں۔

امریکی محکمہ دفاع کو مزید خطرہ یہ ہے کہ ان طیارہ شکن میزائلوں کی اوٹ میں بحری میزائل نصب کئے جائیں گے۔ جس کے باعث کسی قسم کے بحران کی صورت میں ایران پر بحری حملہ کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

اس سارے قصے کو جس طرح بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے اس کے پس پردہ فوجی کی بجائے سفارتی بلکہ تجارتی مقاصد زیادہ ہیں۔ ان کو ایران کا ہوا دکھا دکھا کر ڈراتے رہنا امریکی پالیسی کا ایک پرانا حصہ ہے۔ جب تک ان کو یہ نہ بتایا جائے کہ ایران ان کا سخت دشمن ہے ان کو ایران سے بہت سے خطرات لاحق ہیں اور یہ کہ ایران کسی بھی وقت ان پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس وقت تک وہ اپنے بچاؤ کا بیش قیمت امریکی اسلحہ نہیں خریدیں گے۔ اور امریکہ کے فوجی تجارت کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ دوسری طرف ایران پر دباؤ برقرار رہے گا کہ امریکہ اس کی پل پل کی خبر رکھتا ہے۔

تاہم بی بی سی اور دیگر مغربی ذرائع ابلاغ آزادانہ تبصرے کرتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں خود مغربی حکومتوں کے پردے بھی چاک ہوتے رہتے ہیں۔ شاید اسی لئے امریکہ کے صدر نے کہا ہے کہ زیادہ خطرے کا پرچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاکہ خلیج کی ریاستوں کو بالکل ہی یہ تاثر نہ ہو کہ انہیں ڈرایا جا رہا ہے۔

☆ ○ ☆

صومالیہ سے اقوام متحدہ کی فوجوں کی واپسی

امریکی فوجی عہدیداروں نے بتایا ہے کہ صومالیہ سے اقوام متحدہ کی فوجوں کی واپسی کا کام پرسکون طور پر جاری ہے۔ یہ کام مقررہ وقت سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ دارالحکومت موگادیشو میں سکون ہے اور واپسی کا کام کرنے والے امریکیوں پر کوئی فائرنگ نہیں ہوئی۔ واپسی کا کام مکمل کرنے کے لئے امریکی اور اطالوی فوجیوں نے موگادیشو کے ہوائی اڈے اور بندرگاہ کو محفوظ بنایا اور ۹۰۰ بنگلہ دیشی فوجیوں کی واپسی میں مدد کی۔ ان کی واپسی کے بعد اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل صرف ۱۵۰۰ پاکستانی باقی رہ گئے ہیں۔ جو ایک دو دن میں واپس آجائیں گے۔

صومالیہ میں جب اقوام متحدہ کی افواج بھیجی گئی تھیں تو مقصد یہ تھا کہ قحط کے اور خانہ جنگی کے شکار ملک کو امن دیا جائے۔ لیکن یہ ایک بہت مشکل کام تھا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ آج افغانستان کی مشکلات دور کرنے کے لئے وہاں پر اقوام متحدہ کی مسلح امن افواج بھجوادی جائیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلح متحارب گروپ اپنی دشمنیاں ایک طرف رکھ کر اقوام متحدہ کی فوج پر حملے شروع کر دیں گے۔ یا یہ کہ اپنی جنگوں کے ساتھ ساتھ ایک اور جنگ کا بھی اضافہ کر دیں گے اور جہاں دوسروں کے ساتھ لڑیں گے وہاں ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے فوجیوں پر بھی حملے کریں گے۔

یہی صورت حال صومالیہ میں پیش آئی۔ اس کی ابتداء میں امریکہ کی فوج (جو اقوام متحدہ کی امن فوج کے طور پر گئی تھی) پر حملے ہوئے۔ ۳۶۔ امریکی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو امریکی پریس میں ہاہاکار مچ گئی۔ امریکی بنیادی طور پر چاہتے تو یہ ہیں کہ ساری دنیا پر ان کی ٹھیکیداری اور حکومت قائم رہے لیکن ان کا ایک بھی فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو سارے ملک میں شور مچ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکی حکمران اب اپنی فوجوں کو باہر بھیجنے کی بجائے بمباری کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ تاکہ اپنی طاقت بھی قائم رہے اور اپنی عوام بھی راضی رہے۔

چنانچہ امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد جلد ہی امریکہ نے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ ان کی جگہ پر اور ان کے ساتھ پاکستانی افواج نے اقوام متحدہ کی امن افواج کا زیادہ تر چارج سنبھال لیا۔ پاکستانی افواج کا بھی جانی نقصان ہوا۔ مگر پاکستانی سپاہی کی بہادری اور پاکستانی عوام کی دلیری تو ضرب المثل ہے لہٰذا کوئی ردعمل نہ ہوا اور سال بھر سے زائد عرصے تک پاکستانی افواج وہاں مقیم رہیں۔

لیکن یہ سارا سلسلہ بالآخر ختم کرنا پڑا۔ اس کو ناکامی بھی کہا جا سکتا ہے اور نہیں بھی۔ تاہم صومالیہ میں اقوام متحدہ کے مقاصد پورے تو بہرحال نہیں ہوئے۔

ان ساری باتوں کا صحیح پتہ تو اقوام متحدہ کی افواج کی واپسی کے بعد لگے گا کہ یہ ملک جو کئی سال سے بدامنی کا شکار ہے بدستور بدامنی کی آماجگاہ رہے گا یا نہیں

بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

ایک ایسا طریق کار واضح ہو جائے جس پر ہم سے تیرا معاملہ ہو گا۔ ایک یہ کہ خطا تو شمار میں ہی نہیں آئے گی۔ بھول چوک معاف۔ پرانے لوگوں کی غلطیاں دوہرانے کی توہمیں توفیق ہی نہیں بخشے گا۔ ہم تیری تعلیم کو ہرگز اپنے لئے بوجھ نہیں بننے دیں گے اور نہ تیری تعلیم کو بوجھ شمار کریں گے اور ٹیکس شمار کریں گے۔ پھر اس کے بعد کیا ہے (۔) اس کے باوجود ہمیں پتہ نہیں کہ پھر بھی کیا کیا ہونے والا ہے۔ جہاں تک گزشتہ تاریخ کے سبق ہیں وہ تو ہم نے حاصل کئے لیکن اپنی کمزوریوں سے ہم پھر بھی واقف نہیں ہیں۔ (۔) تو نے وعدہ فرمایا ہے (۔) پس اس وعدے کو یاد دلاتے ہیں اور پھر یہ تاکیدا" عرض ہے کہ ہم میں جتنی طاقت ہے اس سے زیادہ ہم پر بوجھ نہیں ڈالنا۔ طاقت دیکھ کر بوجھ ڈالنا اور اس کے بعد پھر بعد میں کیا سلوک ہو۔ (۔) اے خدا! عفو کا سلوک فرمانا۔ پھر بھی گناہ ہوں گے تو دیکھنا ہی نہ گویا گناہ ایک طرف ہو رہے ہیں اور تیری نظریں دوسری طرف ہیں (۔) اور جو گناہ تیری نظر کے سامنے آجائیں ویسے تو ہر چیز پر خدا کی نظر ہے لیکن ایک اسلوب بیان ہے۔ جس طرح بعض لوگ حلم کا سلوک کرنے والے 'مغفرت کا سلوک کرنے والے عفو سے آغاز کرتے ہیں اور کوشش کرتے رہتے ہیں کہ کوئی برائی نظر کے سامنے ہی نہ آئے۔ برائی کو اس وقت دیکھتے ہیں جب پکڑنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کا بھی یہی طریق تھا۔ مجھے یاد ہے بچپن میں آپ جب گھروں میں آیا کرتے تھے تو ہم بچپن کی کئی قسم کی بےہودہ حرکتیں کیا کرتے تھے تو آپ اس طرح غفلت کی نظر سے دیکھتے ہوئے گزرتے تھے جیسے پتہ ہی نہیں لگا اور اس وقت دیکھتے تھے جب پکڑنے کا ارادہ ہو۔ جب سمجھیں کہ اب معاملہ کچھ ہاتھ سے بڑھتا چلا گیا ہے۔ لیکن خدا سے یہ دعا نہیں ہے کہ ہمیں اس وقت گناہوں میں دیکھنا جب پکڑنے کا ارادہ ہو۔ فرمایا جب دیکھنا تو بخشش کے ارادے سے دیکھنا۔ جب پکڑے جائیں 'بات کھل جائے تو (۔) اور رحم فرمانا۔ استحقاق کوئی نہیں۔ بار بار کی غلطیاں ہوں گی۔ تیرے حضور حاضر ہوں گے کچھ لے کر نہیں حاضر ہوں گے۔ ایسے اقرار بار بار توڑ چکے ہوں گے جو تیرے حضور مضبوطی سے باندھے ہوں گے۔ کئی دفعہ توبہ کی ہوگی۔ ایسی صورت میں رحم کا سلوک فرمانا۔ کہنا۔ بڑے کمزور عاجز انسان ہیں ان کا کام ہی یہی ہے ' غلطیاں کرنا۔ - - -

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۸۹ تا ص ۱۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۲۳ میں حکیم عطاء الرحمن درانی ولد فضل الرحمن درویش قوم درانی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰/۴ دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر ۲۰/۴ واقع دارالیمن غربی ربوہ برقبہ دس مرلہ جس پر مکان بچوں نے تعمیر کیا ہے میرا ذاتی خرچ مکان میں۔ ۲۰۰۰۰ روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۲۸۱۴ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حکیم عطاء الرحمن درانی مکان ۲۰/۴ کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد اختر وصیت نمبر ۲۰۲۵۶ ۲۲/۷ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵ مکان نمبر ۷/۲ دارالیمن غربی ربوہ سیکرٹری مال دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۴ میں حسن محمد خالد ولد شاہ محمد حامد گوندل قوم گوندل پیشہ ٹیکنیکل تربیت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد (عزیز) ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حسن محمد خالد ولد شاہ محمد حامد گوندل نصیر آباد (عزیز) ربوہ گواہ شد نمبر ۱ شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر ۱۹۷۸۱ والد موصی گواہ شد نمبر ۲ صوفی احمد یار وصیت نمبر ۲۸۵۳۷ سیکرٹری مال نصیر آباد ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

تقاریب نکاح و رخصتانہ

○ مورخہ ۹۵-۱-۱۰ کو عزیز مکرم عبدالعلی محمود صاحب ابن مکرم عبدالحی صاحب انجینئر سوئی گیس گلگشت کالونی ملتان کا نکاح عزیزہ مکرمہ امتہ الباری صاحبہ دختر مکرم عبدالرحیم صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کے ساتھ بعوض ۲۰۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۹۵-۱-۱۱ کو عزیز مکرم عبدالرؤف صاحب ابن مکرم عبدالحی صاحب انجینئر سوئی گیس نیو گلگشت کالونی ملتان کا نکاح عزیزہ مکرمہ ثمینہ ریاض صاحبہ دختر مکرم ریاض احمد صاحب اٹک کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۲۰۰۰۰ روپیہ پر مربی سلسلہ ملتان حلقہ گلگشت مکرم مولوی شکیل احمد صاحب نے پڑھا اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۹۵-۱-۱۲ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام میرج کلب نشتر روڈ ملتان میں کیا گیا۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۵ میں لطیف احمد ولد خیر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۱ دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین برقبہ ۱۶ کنال واقع چک منتھر ومہ نزد ربوہ مالیتی۔ ۲۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ مکان نمبر ۲۱/۱ برقبہ ۲/۸ واقع دارالفضل ربوہ مالیتی۔ ۱۵۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ کل جائیداد مالیتی۔ ۳۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۴۰۷ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ ۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لطیف احمد ۲۱/۱ دارالفضل کارکن دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر ۱ پیر نصیر احمد وصیت نمبر ۱۲۲۰۸۔ ۲۲/۱ دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر ۲ رشید احمد ولد محمد عبداللہ صاحب مکان ۲۶/۱ دارالفضل ربوہ۔

ولادت

○ مکرم ضیاء الرحمان صاحب ابن مستری اللہ رکھا صاحب (ساکن احمدیہ کالونی نارنگ ضلع شیخوپورہ) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام "عدیل احمد" رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور باسعادت بنائے۔

○ مکرم عقیل احمد طاہر صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱۔ فروری ۹۵ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام شکیل احمد عطا فرمایا ہے بچہ مکرم محمد شفیع انور صاحب (وفات یافتہ) بھٹے والے کا پوتا اور مکرم وسیم احمد صاحب گورداسپوری کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کامرہ کینٹ (اٹک) کو گھر میں پھسل جانے کی وجہ سے کمر میں شدید چوٹ آئی ہے۔ جس سے دائیں طرف کی تین پسلیوں میں فریکچر ہوگیا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب شاہین آف پھالیہ CMH راولپنڈی میں داخل ہیں۔ ان کی ٹانگ کا اپریشن کیا گیا ہے ان کی پاؤں کی انگلیوں میں شدید تکلیف ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مفت ٹیلیفون کی سہولت

محکمہ ٹیلی فون ربوہ نے اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے بعض اہم جگہوں پر مفت ٹیلی فون رابطہ کی سہولت میسر کر رکھی ہے۔ یہ اہم نمبرز درج ذیل ہیں۔

ریلوے انکوائری 117
واپڈا 118
دفتر صدر عمومی 115
فضل عمر ہسپتال 111
تھانہ ربوہ 15
ٹاؤن کمیٹی ربوہ 16

احباب ان اداروں سے رابطہ کے لئے محکمہ ٹیلی فون کی طرف سے دی گئی مفت فون کی سہولت سے استفادہ کرسکتے ہیں۔
(یہ تمام نمبر صرف نئے DIGITAL ایکسچینج سے ڈائل ہوں گے) (ناظر امور عامہ)

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ ریحانہ نصیر صاحبہ بنت شیخ نصرالدین ہمایوں لاہور نے پنجاب یونیورسٹی سے BSc امتحان منعقدہ ۱۹۹۴ء میں ۵۴۰ نمبر لیکر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کالج کوئین میری کالج لاہور میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحہ ۴

اب وقت آگیا ہے کہ آپ بچے کو ایک نظام کے تحت زندگی گذارنے کی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ اسے جماعت احمدیہ کے متعلق متعارف کروائیں۔ اب وقت ہے کہ اسے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام سے متعارف کروائیں۔ آگے بڑھتے بڑھتے پیارے امام وقت کی عقیدت اور محبت اس کے معصوم دل میں ڈال سکتے ہیں۔ تصاویر دکھائیں اور بتائیں کہ یہ پیارے حضرت صاحب حضرت مرزا طاہر احمد ہیں ہمیں بہت پیارے ہیں۔ اب تو احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ ساری باتیں بہت آسان کردی ہیں پیارے امام اول حضرت مولوی نورالدین صاحب' امام دوئم حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سے اور پیارے امام ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے متعارف کروائیں۔ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جو بچے اس عمر میں آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ باقی باتیں وہ خود بخود آپ سے معلوم کرلے گا۔ ماحول سے سیکھے گا۔

آپ پرورش اور تربیت میں سنجیدہ ہوں باقی کام دعا کے ذریعہ ہوگا وہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ اور سب سے اہم شے دعا ہے آپ جتنی پرورش بھی کریں جتنی بھی دنیاوی لحاظ سے تربیت کرلیں کچھ نہ بن سکے گا اگر دعا کا خانہ خالی ہوگا۔ آسمان سے برکت نازل ہوگی تو آپ کا بچہ اصل اور حقیقی اللہ کا بندہ بنے گا۔ پس اپنی اولادوں کے لئے دردناک دعائیں کریں کیونکہ والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں۔ دعا کے ذریعہ اللہ سے مدد اور راہنمائی مانگیں۔

امام وقت کی خدمت میں بھی بچوں کے لئے دعا کی درخواست باقاعدگی سے کریں۔ جب آپ کی حقیر کوششیں اور آسمانی پیاری نظر دونوں ملیں گی تو آپ کے سامنے آپ کا عظیم الشان مستقبل پرورش پا رہا ہوگا ایک پھل دار درخت آپ کے گھر میں پروان چڑھ رہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اولادوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8 مارچ 1995ء

رات بھر ٹھنڈی تیز ہوا چلتی رہی۔
بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے حکومت سے تعاون کرنے کی بینظیر بھٹو کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دورہ امریکہ سے قبل تعاون کی آپ کی اپیل محض وقتی اور سیاسی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات کی بہترین جگہ پارلیمنٹ ہے۔ جہاں طے ہونے والے معاملات کی گواہ پوری قوم بن جاتی ہے۔ سیاسی مخالفین کے ساتھ روا رکھی جانے والی زیادتیاں اچھی روایات نہیں۔ اپوزیشن سے تعاون کے لئے ضروری ہے کہ فضا بھی سازگار ہو۔ نواز شریف کا جوابی خط تیار کر لیا گیا۔ بینظیر کی آمد پر بھیجا جائے گا۔

○ لاہور کے چوک یتیم خانہ میں دہشت گردی کی واردات میں تحریک فقہ جعفریہ کے لیڈر ڈاکٹر محمد علی نقوی اور ساتھی آغا محمد تقی اور سکول جاتا ہوا ایک بچہ موٹر سائیکل پر سوار پانچ دہشت گردوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ دہشت گردوں نے آغا محمد تقی کو محمد علی نقوی کا گن مین سمجھا جبکہ وہ اور ان کے ساتھی نہتے تھے۔ ایک طالبہ اور راہ گیر شدید زخمی ہو گئے۔ سپاہ محمد اور تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے شدید احتجاج کیا۔ پیٹرول پمپ اور متعدد ویگنوں اور کاروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ٹائر جلا کر سڑک بند کر دی۔ پولیس نے مداخلت کی تو مشتعل مظاہرین نے اس پر فائرنگ کر کے اسے بھگا دیا۔ صبح ساڑھے دس بجے سے لیکر رات گئے تک ٹریفک بلاک رہی۔ سارے شہر میں ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ جی ٹی روڈ پر بھی مظاہرہ کیا گیا۔

○ ڈاکٹر محمد علی نقوی امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے بانی صدر تھے۔ وہ تحریک جعفریہ کے "برین" شمار ہوتے تھے۔ حج کے موقعہ پر امریکہ کے خلاف پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔

○ سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ عید کے موقعہ پر بھارت کی طرف سے تیار کردہ ہولناک دہشت گردی کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ چاند رات کو آزاد کشمیر میں بجلی کا ٹرانسفارمر اڑانے کے لئے تخریب کاروں کا نصب کیا گیا چار کلو قوت کا ریموٹ کنٹرول بم پکڑا گیا۔ جو بھارت کی ایک فرم کا بنایا ہوا ہے۔ بیٹری سیل پر ٹریڈ مارک بھی نمایاں ہے۔ کراچی اور دیگر شہروں میں بھی عید پر تخریب کاری کا پروگرام تھا جسے حکومت نے اللہ کے فضل و کرم سے ناکام بنا دیا۔

○ صدر مملکت نے ہدایت کی ہے کہ کالا باغ ڈیم کے لئے مہم چلائی جائے۔ ڈیم کا فیصلہ نہ ہوا تو تباہ کن نتائج نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ جہالت کی وجہ سے ایسے افراد کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو مساجد اور امام بارگاہوں میں نمازیوں پر گولیاں برساتے ہیں اور دھماکے کراتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دین اسلام کو کھلونا بنا لیا ہے اور لاعلمی کے باعث اسلامی اقدار کو پامال کر رہے ہیں۔

○ ڈاکٹر محمد علی نقوی کے قتل کے چند گھنٹوں بعد پولیس نے سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مجیب الرحمان انقلابی کو گرفتار کر لیا۔

○ جھنگ میں کرفیو کا نفاذ ختم کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا حساس علاقوں میں گشت جاری ہے۔ صدر اور سٹی کے مختلف حصوں سے بیس افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ تین افراد کو ایک مقفل مکان سے حراست میں لیا گیا ہے۔

○ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جھنگ میں کرفیو نہیں دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی تھی۔ جھنگ میں فوج نہیں بلائی گئی۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بینک اور ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بی سی سی آئی اور بیرنگز بینک جیسے سکینڈل نہیں ہونگے۔ ہمارے ہاں ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے ماحول سازگار ہے انہوں نے سنگاپور کے سرمایہ کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں سنگاپور کے سرمایہ کاروں کو دعوت دیتی ہوں کہ پورے اعتماد سے سرمایہ کاری کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے حکم دیا ہے کہ دیہی علاقوں میں بے سروسامانی کی زندگی بسر کرنے والے لاکھوں مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا کام ۱۵۔ اپریل تک ہر قیمت پر مکمل کر لیا جائے۔

○ افغان صدر، ربانی کے حلیف کمانڈر اسماعیل خان نے طالبان کا ایک حملہ ناکام بنا دیا۔ کابل شہر کے جنوبی علاقوں میں طالبان اور سرکاری فوجوں کے درمیان چھوٹی جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔

اوقات کار

کیوریٹو کلینک

پہلا وقت : 8 تا 1-30

دوسرا وقت : 3-30 تا 6-00

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی) کمپنی ربوہ

کلینک فون 606 ہیڈ آفس 771 فیکس 212299